59866 ـ استعمال کے لیے تیار کردہ زیور کی زکاۃ

سوال

1994 میں شادی کے موقع پر میرے سسر نے میری بیوی کو (560) گرام وزنی سونے کا زیور دیا، اور جب میری بیوی کے ہاں پیدائش ہوئی تو رشتہ داروں کی جانب سے کچھ سونے کے ٹکڑے بطور ہدیہ ملے، اور اسی طرح میں نے 1994 سے 2004 کی مدت کے دوران اپنی بیوی کے لیےکچھ زیور خریدا اب میری بیوی نے مجھے بتایا ہے کہ ہمارے ذمہ دو سو چالیس گرام سونا بطور زکاۃ ادا کرنا ہو گا.
میرا سوال یہ ہے کہ : کیا میں ان تینوں قسم کے سونے کی ادا کروں، تفصیل اور دلیل کے ساتھ واضح کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

زیب و زینت اور پہننے کے لیے تیار کردہ زیور میں زکاۃ کے مسئلہ میں علماء کرام اختلاف رکھتے ہیں.

احناف اس میں زکاۃ کو واجب قرار دیتے اور جمہور علماء کرام مالکیہ شافعیہ اور حنابلہ واجب قرار نہیں دیتے.

احناف کا قول راجح ہے، اس کے کئی ایك دلائل ہیں:

1 ـ سونے اور چاندی میں زکاۃ کے وجوب کے دلائل کا عموم جن میں استعمال کے لیے زیور وغیرہ میں کوئی تفریق نہیں ہے.

2 ـ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی دو بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھ کر فرمانے لگے:

اے عائشہ یہ کیا ہے ؟ تو میں نے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ اس لیے تیار کی ہیں تا کہ آپ کے لیے ان سے بناؤ سنگھار اور زینت اختیار کروں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" كيا ان كى زكاة ديتى ہو؟

ميں نے عرض كيا: نہيں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تيرے ليے يہ آگ ہے"

سنن ابو داود حديث نمبر (155).

علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اسے صحيح ابو داود ميں صحيح قرار ديا ہے.

الفتحات : بڑى انگوٹھى، اور الورق چاندى كو كہتے ہيں.

3 ـ عمر بن شعيب عن ابيہ عن جدہ بيان كرتے ہيں كہ ايك عورت نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئى اور اس كے ساتھ اس كى بيٹى تھى، اور اس كى بيٹى كے ہاتھوں ميں سونے كے دو موٹے كنگن تھے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے فرمايا:

" كيا اس كى زكاۃ ديتى ہو؟

تو وہ كہنے لگى: نہيں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كيا تمہيں يہ اچھا لگتا ہے كہ اللہ تعالى اس كے بدلے ميں تجھے روز قيامت آگ كے كنگن پہنائے ؟

راوى كہتے ہيں كہ: تو اس عورت نے وہ دونوں كنگن اتار ديے اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى طرف پھينك كر كہنے لگى: يہ دونوں اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كے ليے ہيں"

سنن ابو داود حديث نمبر (1563) سنن نسائى حديث نمبر (2479) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابو داود ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

دوم:

جب آپ كے علم ميں آيا كہ اس ميں زكاۃ واجب ہے اس وقت سے ليكر آپ پر زكاۃ كى ادائيگى واجب ہے، ليكن وہ سال جن ميں آپ كو يہ علم نہيں تھا كہ زيور پر زكاۃ واجب ہے، ان برسوں كى زكاۃ نكالنا لازم نہيں ہے.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے ايسى عورت كے متعلق دريافت كيا گيا جس كے پاس پہننے كےليے زيور تھا اور اس كے پاس كئى برس تك رہا، پھر اسے علم ہوا كہ اس ميں زكاۃ واجب ہے، تو كيا اسے گزشتہ سب برسوں كى زكاۃ

نکالنا لازم ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" جب سے اسے علم ہوا کہ استعمال کے لیے بنایا جانے والے زیور میں زکاۃ واجب ہے، اسے اس وقت سے زکاۃ دینی لازم ہو گی، لیکن وہ برس جن میں اسے زیور پر زکاۃ کے وجوب کا علم نہیں اس کی آپ پر زکاۃ نہیں ہے، کیونکہ علم ہونے کے بعد احکام شریعت لازم ہوتے ہیں"

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 84).

اور اس جیسے ہی ایک سوال کے جواب میں شیخ نے کہا:

" اسے چاہیے کہ وہ مستقبل میں ہر سال اس کی زکاۃ ادا کرے اگر وہ نصاب کو پہنچتا ہو.... لیکن وہ برس جو اس میں زکاۃ کے وجوب کا علم ہونے سے قبل گزر چکے ہیں اس میں جہالت اور شبہ کی بنا پر کچھ نہیں ہے، کیونکہ بعض اہل علم پہننے والے زیور میں زکاۃ کے وجوب کے قائل نہیں ہیں لیکن راجح یہی ہے کہ جب نصاب تك پہنچے اور اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہے، کیونکہ اس کی کتاب و سنت میں دلیل ملتی ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 85)

سوم:

استعمال کے لیے تیار کردہ زیورات جب سونے اور چاندی کے ہوں تو اس میں زکاۃ واجب ہے، لہذا اس بنا پر اگر تو آپ کے خریدے ہوئے زیورات سونے اور چاندی کے نہیں تو اس میں زکاۃ نہیں ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (40210) کے جواب کا مطالعہ کریں.

چہارم:

زکاۃ زیورات کے مالك کے ذمہ ہے نہ کہ خاوند کے ذمہ.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" زیورات کی زکاۃ اس کی مالکہ پر ہے، اور اگر اس کا خاوند یا کوئی اور اس کی اجازت سے زکاۃ ادا کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور سونے سے ہی زکاۃ نکالنی واجب نہیں، بلکہ ہر برس سال مکمل ہونے پر مارکیٹ میں سونے اور چاندی کی قیمت کے مطاقب اس کی قیمت سے بھی زکاۃ نکالی جا سکتی ہے"

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 85).

لیکن .... اگر آپ دونوں کو دیے گئے ہدیہ جات اور تحفے میں سے آپ نے اپنا حصہ اپنی بیوی کو نہیں دیا تو پھر اگر وہ حصہ نصاب جو کہ پچاسی گرام سونا ہے تک پہنچتا ہو تو آپ پر اس کی زکاۃ نکالنا واجب ہے.

زکاۃ کی مقدار اڑھائی فیصد (2.5 %) ہے، لہذا سو گرام میں سے اڑھائی گرام زکاۃ نکالی جائے گی.

واللہ اعلم .